95572-عرب اسرائیلی عیسائی عورت سے شادی کرنا

سوال

ایک عرب اسرائیلی عورت سے میرا تعارف ہوا ہے اور وہ میرے ساتھ شادی کرنا اور اسلام قبول کرنا چاہتی ہے، اور اپنا ملک چھوڑ کر میرے ملک میں میرے ساتھ رہ کر اپنے معاشرے سے بالکل دور رہ کر مسلمان ہونا چاہتی ہے.

لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم کے اس میں رشتہ دار و اقرباء اور اجنبیت جیسی بہت ساری مشکلات ہیں، اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ کیا کیا جائے، برائے مہربانی میری مدد فرمائیں اور کوئی نصیحت کریں.

کیا ان مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے اسے چھوڑ دوں یا کہ اس کے ساتھ شادی کر لوں یہ علم میں رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مسلمان ہو جائے اور اپنے معاشرے سے دور رہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

سب سے پہلے تو آپ کو یہ علم ہونا
چاہیے کہ ایک اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ اس طرح تعارف کر کے آپ نے غلطی کی ہے،
ایک اجنبی مرد و عورت کے مابین تعلقات کے معاملہ میں دین اسلام نے کچھ اہم قواعد و
ضوابط وضع کر رکھے ہیں؛ تا کہ مسلمان مرد و عورت اللہ کے حرام کردہ میں نہ پڑیں
اور اس سے ان کی حفاظت ہو، اور معاشروں میں فحاشی و برائی کے پھیلاؤ سے اسی میں
حفاظت پائی جاتی ہے، بلکہ ایسا عمل تو کافر عورتوں کے ساتھ بھی حرام ہے، ہو سکتا ہے
شیطان اس عمل کو دعوت الی اللہ کے بہانہ سے آپ کے ذہن میں خوبصورت بنا کر پیش کرے.

اجنبی مرد و عورت کے مابین بات چیت
اور خط و کتابت کا حکم ہم سوال نمبر (
22101)اور(26890)اور(
10221)اور(
23349) کے جوابات میں بیان کر چکے
ہیں، آپ ان جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

کافر عورتوں سے شادی کرنے کا حکم :

یہ حرام ہے، الا یہ کہ وہ عورت اہل
کتاب یہودی یا نصرانی ہو، مسلمان کے ذہن میں یہ ہو سکتا ہے کہ جو عورت بھی یورپ
اور امریکہ میں رہتی ہے وہ نصرانی ہو سکتی ہے، یا پھر جو بھی یہودیوں کے ساتھ رہتی
ہے وہ یہودی ہوگی، یہ سوچ غلط ہے، کیونکہ جس طرح ایک شخص اسلام کی طرف منسوب ہو کر
الحاد یا کیمونسٹ ہو سکتا ہے تو اسی طرح ان کے ہاں بھی ہے بلکہ یہ کثرت سے ہوتا
ہے کہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے ملک کے دین کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ
ایسے نہیں بلکہ کسی اور دین کی طرف منسوب ہوتے ہیں، اس لیے جو کوئی بھی کسی غیر
مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس عورت میں درج ذیل شروط کو
دیکھنا چاہیے :

1 وہ اہل کتاب میں سے ہو یعنی
یہودی یا نصرانی چاہے وہ اپنے تحریف شدہ دین پر ہی عمل کرتی ہو؛ کیونکہ یہ لوگ
ہیں جن کی عورتوں کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالی نے شادی کرنا مباح کی ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی
گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومنوں میں سے
پاکدامن عورتیں، اور پاکدامن عورتیں ان لوگوں کی جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے،
جب تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو اور عفت و عصمت اختیار کرنے والے ہو فحاشی کرنے
والے نہیں، اور نہ پوشیدہ دوستی لگانے والے .... المآئدۃ (5).

لیکن ملحد اور بدھ مت اور مجوسیت اور
ہندو مت اور سکھ مذہب سے تعلق رکھنے والی عورت سے شادی کرنا جائز نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور تم مشرک عورتوں سے اس وقت تک
شادی مت کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں، اور مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے چاہے وہ
تمہیں پسند ہو البقرۃ (221).

2 وہ عورت پاکدامن یعنی عفت و عصمت
کی مالک ہو، زنا کرنے والی اور دوستیاں لگانے والی نہ ہو؛ کیونکہ سورۃ المآئدۃ کی
مندرجہ بالا آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

والحصنات : یہ عفت و عصمت والی عورتوں
کو کہا جاتا ہے.

3 نگرانی اور ولایت مسلمان کو حاصل
ہو، اس لیے اس کی شادی کنیسہ اور چرچ میں ہونے کی شرط نہیں رکھی جائیگی، اور نہ ہی
اولاد کافر عورت کے تابع ہوگی، اور نہ ہی کوئی ایسا دوسرا کام جس میں اس عورت اور
اس کے دین کو اس کے دین کے حساب سے عزت حاصل ہوتی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے کافروں
کے لیے مومنوں پر کوئی غلبہ نہیں بنایا النساء (141).

یورپی ممالک کی عورت سے جو کوئی بھی
شادی کریگا تو یہ تیسری شرط اس میں معدوم ہوگی؛ کیونکہ وہ یورپی قوانین کے تابع ہے
ان کی عدالتوں سے ہی فیصلہ کروائیگا، اور وہ اپنی حکومتوں میں اس کی اولاد کے لیے
سب کچھ اپنے دین کے مطابق ہی فیصلہ کریں گے، اور جب وہ شخص بیوی کی رغبت کے بغیر
اپنی اولاد کو مسلمان ملک منتقل کرنا چاہے گا تو یورپی حکومتیں اور ان کے سفارت خانے
عورتوں کا ساتھ دیں گے.

اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کے
جواز کے قول کے باوجود شریعت مطہرہ نے دین والی مسلمان عورت سے شادی کرنے کی رغبت
دلائی ہے؛ کیونکہ مسلمان شخص کی اپنی بیوی کے ساتھ زندگی ایک مکمل زندگی ہے، جس میں
عفت و عصمت اور نظریں نیچی ہونا، اور گھر اور اولاد کی حفاظت اور ان کا خیال اور
دیکھ بھال کرنا پایا جاتا ہے، اور یہ اشیاء تو صرف ایک مسلمان عورت سے ہی حاصل ہو
سکتی ہیں کسی اور سے نہیں.

مزید اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر
(20227) اور (

45645) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس
میں غیر مسلم عورت کے ساتھ شادی کرنے کی خرابیاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں.

سوم :

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں آپ اس
عورت کا رابطہ اپنی رشتہ دار مسلمان عورتوں یا دوسری عورتیں جو دعوت دین کا کام
کرتی ہیں سے کرائیں تاکہ وہ اسے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دلائیں، اور اسے قبول
کرنے پر راضی کریں؛ کیونکہ خدشہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے تعلق اور محبت کی بنا پر اسلام
قبول نہ کرے، اور بعد میں مشکلات پیدا ہوں.

اس بنا پر ہوسکتا ہے وہ ظاہری طور
پر اسلام قبول کرلے اور حقیقت میں کچھ اور ہو، اسی طرح اگر وہ اپنے کفر پر باقی
رہتی ہے تو آپ اس سے اس وقت تک شادی نہیں کرسکتے جب تک اس کا کافر ولی راضی نہ ہو
اور اجازت نہ دے، اس کا کافر ولی اسلام کی وجہ سے شادی نہ کرے تو بعض اہل علم کے
قول کے مطابق اس کی ولایت مسلمان حکمران کو منتقل ہو جائیگی، یا پھر اگر اس کے
خاندان میں ولی بننے والا شخص نہ ہو جو اس کے دین پر ہو تو بھی مسلمان حکمران کو
منتقل ہو جائیگی.

لیکن جب وہ عورت مسلمان ہو اور اس کے
اولیاء میں کوئی شخص مسلمان نہ ہو تو شرعی قاضی اور جج یا اس کا قائم مقام اس کا
ولی بن جائیگا؛ کیونکہ کافر شخص کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہوتی.

چنانچہ جب وہ مسلمان ہو جائے تو
ہماری رائے یہی ہے کہ اس سے شادی کر کے اس کو اس کے ماحول سے نکال لیا جائے، اور
اسے اپنے ساتھ اپنے میں بسایا جائے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس سے قبل اس کو دیکھنے،
یا مصافحہ کرنے، اور اس سے خلوت جیسے حرام کام میں نہ پڑیں، یہاں تک کہ آپ کو اس کے
اسلام قبول کرنے کا علم ہو جائے کہ اس نے اپنی رغبت کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے، اور
وہ اسلام پر اچھے طریقہ سے عمل شروع کر دے تو آپ اس سے کتاب و سنت کے مطابق شادی کر
لیں.

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اہل کتاب
کی عورتوں اور ان عورتوں سے جنہوں نے کسی مسلمان خاوند سے محبت ہونے کی بنا پر اسلم

قبول کیا شادی کرانے میں احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے اس نے اپنی موجودہ ضرورت کوجلد پورا کرنے کے لیے اسلام قبول کیا ہو، نہ کہ اسلام سے مطمئن ہو.

اور یہ چیز اس کی اولاد اور اس کی
اپنی زندگی پر اثرانداز ہوسکتی ہے، ان دونوں قسموں میں اس کی اولاد اور اس پر خطرہ ہے، اور اگر یہودی عورت یہودیوں کے درمیان رہتی ہو تو پھر احتیاط اور زیادہ ہوجاتی ہے؛ کیونکہ یہودی بہت مکار اور مسلمانوں کے خلاف چال چلنے میں کوئی کمی واقع نہیں کرتے، اور اس کے لیے وہ عورتوں کو استعمال کرتے ہیں.

مزید آپ سوال نمبر (
20884) اور (
33656) کے جوابات کا مطالعہ کریں،
ان میں عورت کے لیے اسلام قبو کرنے کی کیفیت بیان کی ہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو سچی توبہ
کی توفیق فرمائے، اور اسے میں داخل کرے، اور ہم سب کو خیر و ھلای پر جمع کرے، اگر وہ اسلام قبول کرلے، اور اسلام و کو اچھے طریقہ سے اپنانے کی توفیق دے؟

واللہ اعلم.